12525 ـ عورت کے چہرے کے پردہ پر ایک اعتراض

سوال

میں کچھ جوابات دیکھ رہا تھا کہ میں نے یہ کلام دیکھی جس کی تعبیر یہ ہے کہ " صحیح ترین قول یہ ہے " اور یہ کلام عورت کے چہرہ کے پردہ کے متعلق تھی، حالانکہ میں نے اسم سئلہ میں اکثر علماء کرام کا قول اس قول کے خلاف پایا ہے، اس بنا پر مولانا صاحب نے اسے ذکر کیوں نہیں کیا، میں صرف ایك رائے ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں:
میں یہ سمجھ سکتا ہوں کہ اس مسئلہ میں شیخ کی رائے میں یہ قول قوی ہے، لیکن اس کے علاوہ دوسرے بھی یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ا نکی اپنی رائے قوی قول ہے، تو پھر شیخ نے ہمارے لیے یہ کیوں نہیں بیان کیا کہ یہ قول میری رائے پر مبنی ہے نہ کہ اکثر علماء کی رائے میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ تعبیر کرنی کہ: صحیح ترین قول یعنی اختیار کردہ قول ہی سب اقوال میں دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی قول ہے، اور یہ لازم نہیں کہ یہ قول اکثر فقہاء کا ہی ہو، بعض اوقات ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اکثر فقہاء کا قول زیادہ قوی ہو، لیکن بعض اوقات دلائل کے اعتبار سے زیادہ قول بعض فقہاء کا بھی ہو سکتا ہے.

اور پھر جو قول ہم نے اختیار کیا ہے ـ کہ عورت کے لیے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے ـ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے دلائل اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور کئی صدیوں تك مومن عورتوں کا عمل بھی اسی پر رہا ہے، اور ہمارے معاصر علماء مثلا عبد العزیز بن باز، اور ابن عثیمین رحمہما اللہ اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام وغیرہ کا بھی یہی فتوی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی جس کے چئرمین عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تھے سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا عورت کا چہرہ ستر میں شامل ہوتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جی ہاں علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کا چہرہ عورۃ یعنی پردہ اور ستر میں شامل ہوتا ہے "

دیکھیں: مجلۃ البحوث الاسلامیۃ (24 / 75).

اور آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اختلاف ہونے کی صورت میں مسلمان کے لیے کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا ضروری اور واجب ہوتا ہے، جس کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر تم کسی چیز میں اختلاف کر بیٹھو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو .

اور اللہ تعالی اور اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لوٹانے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمان اجنبی اور غیر محرم مردوں کی موجودگی میں عورت پر اپنے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، اس کے کچھ دلائل ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1 ـ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

مہاجرین اور انصار صحابہ کرام کی عورتوں نے اس حکم پر عمل بھی کیا.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" اللہ تعالی پہلی مہاجر عورتوں پر رحمت کرے جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

اور وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر لٹکا لیا کري .

تو انہوں نے اپنی چادریں دو حصوں میں پھاڑ کر تقسیم کر لیں اور انہیں اپنے اوپر اوڑھ لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4480).

2 ـ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں كو كہہ ديجئے كہ وہ بھی اپنی نگاہيں نيچی ركھيں اور اپنی شرمگاہوں كی حفاظت كريں، اور اپنی زينت كو ظاہر نہ كريں، سوائے اسكے جو ظاہر ہے، اوراپنے گريبانوں پر اپنی اوڑھنياں ڈالے رہيں، اور اپنی آرائش كو كسی كے سامنے ظاہر نہ كريں، سوائے اپنے خاوندوں كے، يا اپنے والد كے، يا اپنے سسر كے، يا اپنے بيٹوں كے، يا اپنے خاوند كے بيٹوں كے، يا اپنے بھائيوں كے، يا اپنے بھتيجوں كے، يا اپنے بھانجوں كے، يا اپنے ميل جول كی عورتوں كے، يا غلاموں كے، يا ايسے نوكر چاكر مردوں كے جو شہوت والے نہ ہوں، يا ايسے بچوں كے جو عورتوں كے پردے كی باتوں سے مطلع نہيں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار كر نہ چليں كہ انكی پوشيدہ زينت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب كے سب اللہ كی جانب توبہ كرو، تا كہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اس آيت ميں اللہ سبحانہ و تعالى نے ظاہری زينت كے علاوں باقی سب زيبائش اور بناؤ سنگھار كو مطلقا ظاہر كرنے سے منع كيا ہے، اور ظاہری زينت مثلا ظاہری كپڑوں كا ظاہر ہونا تو ضروری ہے، اسی ليے اللہ تعالى نے " الا ما ظھر منھا " كے الفاظ بولے ہيں، اور يہ نہيں فرمايا: " الا ما اظھر منھا

پھر اللہ تعالى نے انہيں زينت ظاہر كرنے سے دوبارہ منع كيا ہے، ليكن جن كو اس سے استثنى كيا ہے ان كے سامنے ظاہر كر سكتی ہے، تو اس سے پتہ چلا كہ دوسری زينت پہلی زينت كے علاوہ ہے، تو پہلی زينت سے مراد ظاہری زينت ہے جو ہر ايك كے ليے ظاہر ہو گی جس كا چھپانا ممكن نہيں، اور دوسری زينت سے مراد باطنی زينت ہے (اور اس ميں چہرہ بھی ہے) اور اگر يہ زينت ہر ايك كے سامنے ظاہر كرنی جائز ہوتی تو پھر پہلی زينت كو عام كرنے اور دوسری كو استثنى كرنے ميں كوئی فائدہ معلوم نہيں ہوتا.

3 ـ ارشاد باری تعالى ہے:

اے نبی صلى اللہ عليہ وسلم آپ اپنی بيويوں اور اپنی بيٹيوں اور مومنوں كی عورتوں سے كہہ ديجئے كہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹكا ليا كريں، اس سے بہت جلد ا نكی شناخت ہو جايا كريگی پھر وہ ستائی نہ جائينگی، اور اللہ تعالى بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

ابن عباس رضی اللہ تعالى عنہما كہتے ہيں:

اللہ سبحانہ و تعالى نے مومنوں كی عورتوں كو حكم ديا ہے كہ وہ جب كسی ضرورت كی خاطر اپنے گھروں سے نكليں تو اپنے چہرے اپنے سروں كے اوپر سے اوڑھنيوں كے ساتھ ڈھانپ ليا كريں، اور ايك آنكھ ظاہر كريں "

اس کے دلائل اور بھی بہت زیادہ ہیں، آپ مزید اہم معلومات کے لیے سوال نمبر (23496) اور (21536) اور (13646) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .